حکیم محمد سعید شہیدؒ کا شریعت بل کے حوالہ سے ایک تاریخی مکتوب

حکیم محمد سعید شہیدؒ صاحب کا شریعت بل کے حوالہ سے ایک تاریخی خط جو انہوں نے ۱۹۹۱ء میں حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کے نام بھیجا تھا اس وقت سینٹ آف پاکستان میں مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے شریعت بل پیش کیا تھا اور پھر بڑی جدوجہد کے بعد بالآخر سینٹ آف پاکستان نے اس کو بھاری اکثریت کیساتھ منظور بھی کیا تھا، لیکن قومی اسمبلی کے فلور پر موجودہ مسلم لیگی حکمران (نواز شریف وغیرہ) نے ترامیم کرا کر اسکی اصل روح اور افادیت ختم کر دی تھی اب دوبارہ بھی انہوں نے شریعت بل کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا ہے۔ حکمرانوں کی ان ڈرامہ بازیوں پر حکیم صاحبؒ نے روشنی ڈالی ہے۔ قارئین الحق کیلئے یہ تاریخی خط پیش خدمت ہے (ادارہ)

جناب محترم مولانا صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

آپ کے آٹوگرافس کے ساتھ "شریعت بل کا معرکہ" کا نسخہ مل گیا ہے۔ میں اس لطف وکرم کے لئے ممنون ہوں۔ یقیناً یہ ایک نہایت مفید ریکارڈ ہے کہ جو یکجا ہو گیا ہے میں شریعت بل کے بارے میں آپ کی جدوجہد کو بہت احتیاط واحترام کے ساتھ دیکھتا رہا ہوں اور موجودہ ترامیم کردہ بل سے آپ کی بے اطمینانی بھی مجھے معلوم ہے۔ پاکستان میں نفاذ شریعت کے باب میں یقیناً سیاسی جذبہ (پولٹیکل ول) لازمی ہے اور اقتدار کا مزاج یقیناً نظام شریعت اسلامی سے علی الاعلان ہم آہنگ ہونا چاہیئے کہ اس کے بغیر دوسرے اقدامات کے غیر مؤثر ہونے کے خطرات لاحق رہتے ہیں۔ بہ ایں ہمہ میں یہ رائے رکھتا ہوں کہ فقط پارلیمان کے فیصلے یا محض اسمبلیوں کی قرار دادیں یا سیاسی بیانات یا تنقیدیں اور تبصرے مسئلے کا حل نہیں ہو سکتے۔ نفاذ شریعت کے لئے ایک مربوط منصوبے کو حتمی صورت دے کر اس پر احتیاط سے پہل قدمیاں اور پیش قدمیاں ہی صحیح حل ہیں۔ مجھے شبہ ہے کہ صاحبان فکر ونظر نے مسئلہ اہم پر ہنوز اس انداز سے غور نہیں کیا ہے اور نہ عمل پیہم کے لئے کوئی منصوبہ بنایا ہے۔ چند ماہ ہوئے عالی جناب وزیر اعظم صاحب نے ایک اجتماع میں مجھ سے سوال کیا کہ حکیم صاحب! آپ کی رائے میں کیا کرنا چاہیئے؟ میرا جواب تھا۔ کردار سازی! آپ

جیسے متحرک انسان کو انداز فکر میں انقلاب آفرینی کا سامان کرنا چاہیئے اور نہایت احتیاط، جامعیت اور مقصدیت کے ساتھ کردار سازی کا منصوبہ تیار کرنا چاہیئے اور اس منصوبے میں ہر شعبہ زندگی میں آغاز کا اہتمام کرنا چاہیئے۔ اس کے لئے یقیناً صاحبان فکر د نظر کی ایک "اسمبلی" کو وجود دینا ہوگا جس کے اراکین کا تعلق ہر شعبہ زندگی سے ہونا ضروری ہے اور یہ سب مل کر منصوبہ بنانے کے ساتھ خاکہ عمل بھی تیار کریں اور اس خاکہ عمل کے نفاذ کیلئے اقتدار کی طاقت کو ساتھ رکھا جائے۔ مثال کے طور پر آئمہ مساجد کو کردار سازی کی مہم میں شریک کیا جائے اور ان سے کہا جائے کہ وہ اپنے خطبات میں یہ تبلیغ کریں۔ ظاہر ہے کہ آئمہ مساجد سے بات عالی جناب نواز شریف صاحب نہیں کر سکیں گے۔ اس کے لئے آپ حضرات کرام کی ضرورت ہوگی۔ اگر ہم ایک سال تک آئمہ مساجد کو دردمندی کے ساتھ شریک کرلیں تو مساجد سے ایک فکری انقلاب برپا ہو سکتا ہے۔ پرائمری اسکولوں سے کردار سازی کا آغاز کرنے کیلئے ہمیں پرائمری ٹیچر سے دوستی کرنی ہوگی اور اس دوست کو فکری اور تعمیری لٹریچر بہ کثرت فراہم کرنا ہوگا۔ یہ لٹریچر تیار کرنا اور پھر سرکاری سرمائے سے یا صاحبان دل کے تعاون سے لاکھوں کروڑوں چھپوا کر اسکول پہنچانا کردار سازی کا ایک طریق کار ہے۔ اسی طرح کالجوں اور یونیورسٹیوں کے لئے ایسا منصوبہ تیار کرنا چاہیئے کہ جو غیر محسوس طور پر وہاں طلبہ کو بلندی کردار پر آمادہ کر سکے، ظاہر ہے کہ اس کیلئے اساتذہ کو دوست بنانا ہوگا نیز خود طلبہ کیلئے دست دوستی دراز کرنا ہوگا!

میں اس موضوع پر واضح خیالات رکھتا ہوں اور یقیناً صاحبان فکر و عمل کے ساتھ بیٹھ کر ایک منصوبہ تیار کرنے میں مدد دے سکتا ہوں۔ مگر اس کیلئے عالی جناب وزیر اعظم صاحب کو ساتھ دینا ہوگا۔ اور وزیر اطلاعات کو ساتھ لینا ہوگا۔ صرف ایک ٹیلی وژن پر اقوال اقبالؒ اور اقوال قائداعظم وغیرہ کا گاہے گاہے دینا آپ جانتے ہیں کہ کس قدر غیر موثر ہے۔ ٹیلی وژن سے اگر کردار سازی کرانی ہو تو گہرائیوں سے غور کرنا ہوگا کہ اس کا کوئی ایک پروگرام بھی کردار سازی کی صنعت سے خالی نہ ہو۔ میری رائے ہے کہ عالی جناب وزیر اعظم صاحب کو بھی آپ باور کرادیجئے کہ فقط شریعت بل پاس کرانے سے یا اس ذیل میں بلند بانگ دعاوی سے نیز احتجاجات سے کوئی

انقلاب برپا نہیں ہوگا۔ شریعت کی روشنی میں منصوبہ سازی کرنا اور اس کو بر سر عمل کرنا ہی حاصل شریعت ہو سکتا ہے۔ ورنہ خود آپ نے فرمایا کہ پارلیمان میں ایک مذاق تھا جو ہو چکا!

عالی جناب وزیر اعظم صاحب ایک راولپنڈی شہر کی ترقی و تعمیر کے لئے اور زیبائش کے لئے بیس کروڑ روپے منظور کر سکتے ہیں تو کیا وہ نفاذ شریعت کے لئے کوئی ایسا ہی اقدام نہیں کر سکتے؟ (الف) ایک سوذہین انسانوں کی مجلس قائم کرنی چاہئیے جس میں ہر شعبہ زندگی کے عظیم انسان ہوں۔ (ب) ان کے اپنے شعبہ کے متعلق منصوبہ بنانے کے لئے کہا جائے۔ (ج) جب وہ خاکہ تیار کر لیں تو اس "اسمبلی" کو ایک مہینہ یکسو ہو کر بیٹھ جانا چاہئیے اور ہر خاکہ عمل پر تبادل خیال کر کے اسے حتمی صورت عمل دیدی جائے۔ (د) یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک ایک شعبہ حیات کو لیا جائے اور اس سے متعلق ۱۰۔ ۱۰ آدمیوں کو ۱۰۔ ۱۰ دن کے لئے یکجا کر لیا جائے اور منصوبہ عمل تیار کر لیا جائے۔ (ہ) عالی جناب وزیر اعظم صاحب رقم دیں اور حکومت کی غیر محسوس تائیدوں کے ساتھ عمل کا آغاز کر دیا جائے۔ اگر ایک سال اس انداز فکر کے ساتھ عمل کا میدان سر کر لیا جائے تو آنے والے ایک دو سال مزید انقلاب کی نوید لائیں گے۔ ذرا آپ جائزہ لیجئے کہ کیا جناب وزیر اعظم صاحب یہ "جوا کھیلنے" کو آمادہ ہیں؟ ان کی نیت کیا ہے؟ غالباً میں یہ باور کرانے میں حق بجانب ہوں کہ محض ایک غیر موثر شریعت بل کا پاس ہو جانا ایک غیر موثر اقدام ہے۔ سیاسی شہرت کا عنوان تو یہ ہو سکتا ہے مگر کردار سازی اور انقلاب آفرینی اس سے ممکن نہیں ہو سکتی۔ اگر ہمارے لیل و نہار یہی رہے تو ہم ۴۴ سال سے جس طرح بھٹک رہے ہیں آنے والے ۴۴ سال بھی اسی طرح بھٹکتے رہیں گے۔ بہ احترامات فراواں۔

☆☆☆☆☆☆☆

خریدار حضرات سے گذارش ہے کہ خط و کتابت کرتے وقت اپنا واپسی پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں اور خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (ناظم ماہنامہ الحق)